

## 119047-ایک شخص نے اپنی کمپنی ختم کر دی ہے، اور اپنے سامان کے بدلتے میں ان کی قیمت لے گا، تو کیا اس پر زکاۃ ہوگی؟

### سوال

میں اپنے بھائی کی ساتھ تجارت میں شریک تھا، پھر میں نے اپنا حصہ الگ کرنے کا فیصلہ کر لیا، جس کی وجہ سے میرے حصے میں کمپنی کے گودام میں موجود سامان آیا جس کی قیمت ایک ملین کے برابر بنتی تھی، جس پر ہم نے یہ معابدہ کر لیا کہ میرا بھائی مجھے میرے مال کی رقم کچھ سالوں میں قسط وار ادا کریگا، ان سالوں کے سامان میں میرا کوئی دخل نہیں ہوگا، تاہم میرا بھائی اس سامان کی تجارت کریگا، اور مجھے میری رقم واپس کر دے گا، تو اس سامان کی زکاۃ کس پر واجب ہوگی؟

### پسندیدہ جواب

اگر آپ اپنے بھائی کی ساتھ یہ معابدہ کرتے ہیں کہ وہ آپکو سامان کی قیمت جو ایک ملین ہے کئی سالوں میں قسط وار ادا کرے گے تو یہ مبلغ آپ کے بھائی کے ذمہ قرض ہوگی، اور اس رقم کی زکاۃ ادا کی جائے گی، اس بارے میں تفصیل مشورہ ہے اور وہ یہ ہے کہ :

1- اگر قرضہ ایسے شخص پر ہو جو قرضہ چکانے کی مکمل صلاحیت رکھتا ہے اور اس کا انکاری بھی نہیں ہے تو پھر ہر سال آپ اس قرضہ کی زکاۃ ادا کرے گے، بالکل ایسے ہی جیسے کہ مال آپ کے پاس موجود ہوتا تو آپ ہی اس کی زکاۃ ادا کرتے۔

تاہم قرضہ کی زکاۃ کو قرضہ کی واپسی تک مونخر بھی کیا جاسکتا ہے، چنانچہ جب آپ یہ قرضہ واپس لے لیں تو گزشتہ سالوں کی زکاۃ ادا کر دیں۔

2- اگر قرضہ ایسے شخص پر ہے جو ادا نیکی میں مال مطلوب کر رہا ہے، یا سرے سے انکاری ہے، یا اتنا غریب ہے کہ ادا نیکی کی سخت نہیں رکھتا تو پھر اس وقت تک زکاۃ آپ پر لازم نہیں ہے جب تک آپ کو قرضہ واپس نہ مل جائے، چنانچہ جس دن آپکو آپکی رقم واپس مل جائے تو اس دن سے اس رقم پر زکاۃ کی ادا نیکی کا سال شروع ہو جائے گا، لیکن اگر آپ قرضہ واپس ملنے ہی ایک سال کی زکاۃ ادا کر دیں تو یہ اچھا اور محتاط عمل ہو گا۔

سوال میں مذکور گودام میں پڑے ہوئے آپ کے سامان پر زکاۃ آپ کا شریک ادا کریگا، کیونکہ وہ سامان آپ کے شریک نے آپ سے خریدیا ہے، اور اب وہ اس دن سے اس کی ملکیت ہے جب سے آپ دونوں میں معابدہ ہوا اور اس کی قیمت ادا کرنے کا طریقہ وضع کیا گیا۔

مزید کیلئے دیکھیں : "المغنى" (2/345) اور "الموسوعة الفقہیة" (23/238)

نیز سوال نمبر : (1346) کا جواب بھی ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم۔